من قطع ميراث وارثه قطع الله ميراثه من الجنة يوم القيامة

جس نے کسی وارث کے حصہ میراث کو روکا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جنت سے اس کے حصے کو روکیں گے

# تقسیم میراث

## کی اہمیت وفضیلت

اگر آپ حصول ثواب کے لئے کتاب کو شائع کر کے مفت تقسیم کرنا چاہتے ہیں تو رابطہ کر کے کمپوز شدہ کاپی حاصل کریں۔


| | |
|---|---|
| نام کتاب | تقسیم میراث کی اہمیت وفضیلت |
| تحریر | سید عبدالوہاب شاہ |
| کمپوزنگ، ڈیزائننگ | ابو محمد شیرازی |
| اشاعت اول 2006 | 1000 |
| اشاعت دوم 2012 | 1000 |

کتاب حاصل کرنے کے لئے ان نمبرز پر رابطہ فرمائیں

0321-5083475 - 0313-5683475 - 0322-2984599


اِدارۃ الصِّدّیق

جامع مسجد الہدیٰ، سترہ میل اسلام آباد



Email: sherazi313@gmail.com
www.4bivi.tk
www.urdubooklink.tk
www.quran786.tk

# پیش لفظ

## میراث کی اہمیت اور فضیلت

قانون وراثت شریعت محمدیہ میں ایک اہم معاشرتی نظام کی طرف ہماری توجہ مبذول کرواتا ہے۔ جس سے آپس کی لامتناہی خاندانی جھگڑوں سے نجات مل جاتی ہے، جو کہ ایک خاندان کے سرپرست کے وفات پا جانے کے بعد ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ اور یہ ایک ایسا خاندانی اہم مسئلہ ہے جس کے بارے میں مسلمانوں کی اکثریت یا تو پوری طرح واقف نہیں ہوتی اور اگر اس کے چند اہم مسائل کا سمجھ کر اس پر جزوی عمل کرنا جس میں وارثین کے ذاتی مفادات کو ترجیح دی گئی ہو اسے عمل میں لایا جاتا ہے یا پھر ہر کوئی اپنے مفاد کے لئے اس کی تاویل کرتا ہے جو کہ ایک غلط لعام رسم بن چکی ہے۔

اس لئے انجمن تعلیم الاسلام شاہ فیصل جامعہ اسلامیہ نے جہاں عرصہ دراز سے کمیونٹی ویلفیئر کا کام یعنی تجہیز و تکفین کا انتظام کر رکھا ہے وہاں پر اس بات کی بے حد ضرورت محسوس ہوئی کہ میت والے گھر کو میراث کے بارے میں مسائل سے بھی آگاہ کر دیا جائے، لہٰذا اس سلسلے میں ''تقسیم میراث کی اہمیت اور فضیلت'' کے موضوع پر ایک کتابچہ شہباز ویلفیئر ٹرسٹ کی مالی معاونت سے چھپوایا جا رہا ہے تاکہ اس سے زیادہ سے زیادہ لوگ مستفید ہو سکیں اور خاندانی مسائل کے اس طوفان سے بچ سکیں جس نے بہت سے گھروں کو ویران کر دیا ہے۔

یہاں میں نوجوان عالم دین سید عبدالوہاب شاہ صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ جن کے توسط سے ہم اس قابل ہوئے کہ ہر اس گھر میں جہاں ہماری فری تجہیز و تکفین کی سروس مہیا کی جا رہی ہو وہاں پر احکام میراث بھی ان تک پہنچ سکیں تاکہ اس کی روشنی میں تقسیم وراثت کا طریقہ کار اپنایا جا سکے اور خدا کے حکم کی بجا آوری کی روشنی میں اپنے دکھوں کا مداوا کر سکیں، ہمیں امید ہے کہ ہماری اس کاوش کو آپ پذیرائی بخشیں گے اور ہمیں بھی اپنی دعاؤں میں شامل کریں گے، تاکہ دین کے اس اہم پہلو کے اجاگر کرنے میں اپنا کردار ادا کر سکیں، اللہ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ امین

الداعی

خالد رشید شہباز
صدر انجمن و مہتمم مدرسہ شاہ فیصل

نوٹ: یہ پیش لفظ پہلے ایڈیشن کی اشاعت کے وقت صدر انجمن نے لکھا تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# میراث کی اہمیت و فضیلت

میراث کی اہمیت کا اندازہ آپ اس بات سے لگائیں کہ اللہ رب العزت نے قرآن مقدس میں اس کی تفصیلات کوکئی آیات میں بیان کیا ہے۔دیگرکئی احکام بھی قرآن مجید میں بیان ہوئے مگراللہ رب العزت نے انکی جزئیات کو بیان نہیں کیا مثلاً زکوٰۃ ہی کوآپ لیں اللہ رب العزت نے اس کی فرضیت اورفضیلت کوتو قرآن مجید میں بیان فرمایا مگراس کی مقدار بیان نہیں کی ،اسی طرح نماز کی فرضیت کو بیان فرمایا مگراس کی رکعتوں اور طریقہ کارکو بیان نہیں فرمایا۔

لیکن میراث کی اہمیت کے پیش نظراس کوتفصیل کے ساتھ بیان فرمایااورورثاء کے حصص کوبھی بیان فرمایا۔تقسیم میراث وہ اہم فریضہ ہے جس میں کوتاہی عام ہے اس اہم فریضہ کے تارک عام پائے جاتے ہیں کوئی شخص فوت ہوتا ہے تو اس کے ترکہ پرکوئی ایک وارث یا چندورثاء مل کر قابض ہو جاتے ہیں۔کسی دوسرے کا حق کھانا حرام ہے اورحرام کھانے پر جہاں آخرت میں عذاب ہوگا وہیں دنیا میں بھی اسکے بڑے نقصانات ہیں۔

## دین سے دوری کا سبب ؟

مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے ’’میں نے بصیرت کی بناء پر تجربہ کیا ہے کہ لوگوں کی دین سے دوری میں اسی 80 فیصد حرام مال کھانے کا عمل دخل ہے،اوردس فیصداس سے کہ بے نمازی کے ہاتھ کا کھانا کھاتے ہیں اوردس فیصداس سے کہ نیک لوگوں کی صحبت اختیارنہیں کرتے۔

کسی دوسرے کا حق کھانا گناہ کبیرہ ہے اور یہ ایسا گناہ ہے کہ جب تک معاف نہ کرایا جائے معاف نہیں ہوگا ۔ممکن ہے اللہ رب العزت مہربانی فرما کرحقوق اللہ کو معاف فرمادیں مگرحقوق العباد (بندوں کے حقوق ) اس وقت تک معاف نہیں ہوں گے جب تک اس شخص سے معاف نہ کرادیئے جائیں جس کے حقوق تلف کئے ہیں

## ایک الائچی

حرام مال کھانے کے بے شمار ذرائع ہیں اوراللہ تعالیٰ کے بے شمار ایسے بندے ہیں جو ان ذرائع سے بچتے ہیں مگر شرعی تقسیم میراث ایک ایسا فریضہ ہے جس میں کوتاہی کے مرتکب بڑے بڑے دیندارلوگ بھی ہیں،کئی لوگ

سود، چوری، جھوٹ وفریب سے بچتے ہیں اور دیندار ہونے کے دعوے دار ہیں لیکن میراث کے باب میں دوسروں کے حقوق کھا کر آگ کے انگارے اپنے پیٹ میں بھرتے ہیں۔ حالانکہ مرنے والے کی جیب سے اگر ایک الائچی نکلے تو کسی وارث کے لئے شرعاً جائز نہیں کہ وہ اس الائچی پر قابض ہو جائے کیونکہ اس میں تمام ورثاء کا حق ہے۔ اس الائچی کو بھی ترکہ میں رکھ کر شرعی طریق سے تقسیم کیا جائے گا۔

## چراغ بجھا دیا

ایک مرتبہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کسی مریض کی عیادت کرنے گئے، رات کا وقت تھا چراغ جل رہا تھا، امام صاحب اس مریض کے پاس ہی بیٹھے تھے کہ اس مریض کی وفات ہوگئی، امام صاحب نے فوراً چراغ بجھا دیا اور اپنی جیب سے پیسے دیئے کہ ان پیسوں کا تیل لا کر چراغ جلایا جائے، کیونکہ اس کے فوت ہونے کے بعد چراغ کا تیل میراث کا مال بن چکا ہے اور اس میں تمام ورثاء کا حصہ ہے اور ان کی اجازت کے بغیر اب اس چراغ کو جلانا حرام ہے۔

## ڈیڑھ صفحہ

آج حالت یہ ہو چکی ہے کہ لوگ رواج پر تو عمل کرتے ہیں مگر قرآن مجید کے ڈیڑھ صفحے پر عمل متروک ہو چکا ہے ۔ رواج یہ ہے کہ عورتوں کو جہیز میں کچھ سامان دے دیتے ہیں اور میراث میں جو ان کا حق بنتا ہے خود ہضم کر لیتے ہیں ۔ اگر کوئی شخص اپنی بیٹی کو جہیز میں پوری دنیا کی دولت دے دے اس کے بعد اس بیٹی کا میراث میں ایک روپیہ بھی حق بنتا ہو تو وہ ایک روپیہ اس بیٹی کا حق ہے یہ اس کو دینا پڑے گا۔ اگر اس دنیا میں نہ دیا تو کل آخرت میں اپنی نیکیوں کو صورت میں دینا پڑے گا۔

کچھ لوگ عورتوں سے یہ کہلوا کر کہ ہم نے اپنا حق معاف کر دیا، بے فکر ہو جاتے ہیں ایسا کرنے سے ان کا حق معاف نہیں ہوگا اسکی صرف ایک صورت ہے وہ یہ کہ میراث کے مال کو اور جائیداد کو شرعی طریقہ سے تقسیم کر دیا جائے اور جائیداد ورثاء کے نام کر کے حوالے کر دی جائے اس کے بعد اگر کوئی وارث اپنی مرضی اور طیب خاطر سے اپنا حق ہبہ کرنا چاہے یا واپس کرنا چاہے تو جائز ہے۔

## جبری ملکیت

وراثت کے ذریعہ جو ملکیت ورثاء کی طرف منتقل ہوتی ہے وہ جبری ملکیت ہے، نہ تو اس میں وراثت کا قبول کرنا

شرط ہے اور نہ وارث کا اس پر راضی ہونا شرط ہے بلکہ اگر وہ اپنی زبان سے صراحتاً یوں بھی کہہ دے کہ میں اپنا حصہ نہیں لیتا تب بھی شرعاً وہ اپنے حصے کا مالک بن جاتا ہے یہ دوسری بات ہے کہ وہ اپنے حصے کو قبضے میں لینے کے بعد شرعی قاعدے کے مطابق کسی دوسرے کو ہبہ کردے یا بیچ ڈالے یا تقسیم کردے۔(تفصیلات کے لئے "تنویر الحواشی فی توضیح السراجی صفحہ 180،شرح الاشباہ و النظائر،عزیز الفتاویٰ صفحہ 78،معارف القرآن جلد2ص312 دیکھیں۔)

## کوتاھی کا اندازہ

میراث کی شرعی تقسیم میں کتنی کوتاہی ہوتی ہے؟ اس کا اندازہ آپ اس بات سے لگائیں کہ میراث کے مسائل ہر عالم اور مفتی کو یاد بھی نہیں ہوتے اس کی وجہ یہ نہیں کہ انہوں نے یہ مسائل پڑھے نہیں ہوتے ، بلکہ وجہ یہ ہے کہ ان سے کوئی میراث کے مسائل پوچھنے والا ہی نہیں آتا حالانکہ ہر روز ہزاروں مسلمان فوت ہو رہے ہیں۔ اب ہونا تو یہ چاہیے کہ علماء کے پاس میراث کے مسائل پوچھنے والوں کی لائنیں لگی ہوں لیکن ایسا نہیں ہے۔ ہر روز اتنی طلاقیں نہیں ہوتیں جتنے انسان فوت ہو رہے ہیں لیکن طلاق کے مسائل پوچھنے والے سب سے زیادہ ہیں۔ میراث کی اسی اہمیت کے پیش نظر حضور اقدس ﷺ نے علم میراث سیکھنے اور سکھانے والوں کے فضائل بتائے اور میراث میں کوتاہی کرنے والوں کے لئے وعیدیں سنائیں۔ ذیل میں میراث کی اہمیت اور فضیلت اور اس میں کوتاہی کرنے والوں کے بارے میں چند احادیث پیش کی جاتی ہیں۔

## علم میراث سیکھو اور سیکھاؤ

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ مرفوعاً : تعلموا الفرائض وعلموہ الناس فانی امرأمقبوض وان العلم سیقبض وتظھر الفتن حتیٰ یختلف الاثنان فی الفریضۃ فلایجدان احدا یفصل بینھما .(المستدرک علی الصحیحین جز4ص369)

ترجمہ......☆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا تم علم فرائض (علم میراث) سیکھو اور لوگوں کو بھی سیکھاؤ کیونکہ میں وفات پانے والا ہوں اور بلاشبہ عنقریب علم اٹھایا جائے گا اور بہت سے فتنے ظاہر ہوں گے یہاں تک کہ دو آدمی حصہ میراث کے بارے میں باہم جھگڑا کریں گے اور انہیں

ایسا کوئی شخص نہیں ملے گا جوان کے درمیان اسکا فیصلہ کرے۔

## میراث نصف علم ھے

تعلموا الفرائض وعلموها فانه نصف العلم وهو ینسی وهو اول شیء ینزع من امتی.(ابن ماجه ج2ص908)

ترجمہ......☆تم فرائض (میراث) سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ کہ وہ نصف علم ہے بلاشبہ وہ بھلا دیا جائے گا اور میری امت سے یہی علم سب سے پہلے سلب کیا جائے گا۔

## بے سر کے ٹوپی

ان مثل العالم الذی لا یعلم الفرائض کمثل البرنس لارأس له. (جمع الفوائد کتاب العلم)

ترجمہ......☆وہ عالم جو فرائض (میراث) نہ جانتا ہوا ایسا ہے جیسا کہ بے سر کے ٹوپی یعنی اس کا علم بے زینت و بے کار ہے۔

## سر جس میں چھرہ ھی نھیں

عن ابی موسیٰ رضی الله عنه موقوفا : من علم القرآن ولم یعلم الفرائض فان مثله مثل الرأس لا وجه له. (الدارمی 441/2)

ترجمہ......☆حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: جس نے قرآن سیکھا لیکن فرائض (میراث) کو حاصل نہ کیا تو اس کی مثال ایسے سر کی ہے جس میں چہرہ نہ ہو۔

## باتیں کرنا

کتب عمر إلی أبی موسیٰ الاشعری: اذا لھوتم فالھوا بالرمی واذا تحدثتم فتحدثوا با الفرائض۔(المستدرک علی الصحیحین جز4 صفحہ 370) (سنن بیہقی ج6ص209)

ترجمہ......☆جب تم کھیلنا چاہو تو تیر اندازی کا کھیل کھیلو اور جب باتیں کرنا چاہو تو فرائض کی باتیں کرو۔

## جنت سے محروم

عن انس قال قال رسول الله ﷺ من قطع میراث وارثه قطع الله میراثه من

الجنة یوم. القیامة . (مشکوۃ)

ترجمہ......☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جس نے کسی وارث کے حصہ میراث کو روکا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جنت سے اس کے حصے کو روکیں گے۔

## دوزخ میں داخلہ

ایک صحیح حدیث کا مضمون ہے کہ بعض لوگ تمام عمر اطاعت خداوندی میں مشغول رہتے ہیں لیکن موت کے وقت میراث میں وارثوں کو ضرر پہنچاتے ہیں (یعنی بلا وجہ شرعی کسی حیلے سے محروم کر دیتے ہیں یا حصہ کم کر دیتے ہیں) ایسے شخصوں کو اللہ تعالیٰ سیدھا دوزخ میں پہنچا دیتا ہے۔ (مشکوۃ)

## بھوکا

قال رسول اللہ ﷺ: فمن یأخذ مالاً بحقه یبارک له فیه و من یأخذ مالا بغیر حقه فمثله کمثل الذی یأکل ولایشبع. (الصحیح الامام المسلم727/2)

ترجمہ......☆ حضور ﷺ نے فرمایا جس نے مال حق کے ساتھ لیا تو اس میں برکت ڈالی جائے گی اور جس نے بغیر حق کے مال لیا تو اس کی مثال اس شخص سی ہے جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا۔

## قال عمر

قال عمر بن الخطاب رضی اللہ عنه : تعلمواالفرائض و اللحن والسنن کما تعلمواالقرآن. (سنن دارمی441/2 بیهقی ، مصنف ابن شیبه)

ترجمہ......☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میراث، لحن، اور سنن کو اس طرح سیکھو جیسا کہ تم نے قرآن کو سیکھا۔

## قال عبداللہ

عن ابن مسعود رضی اللہ عنه : تعلمواالفرائض والطلاق والحج فأنه من دینکم. (دارمی 441/2)

ترجمہ......☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ علم میراث اور طلاق اور

حج کو سیکھو یہ تمہارے دین میں سے ہے۔

قال عبداللہ بن مسعود تعلموا الفرائض فأنه یوشک ان یفتقر الرجل الی علم کان یعلمہ أو یبقی فی قوم لایعلمون.(طبرانی ، مجمع الزوائد 224/4 المعجم الکبیر 188/9 )

ترجمہ......☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ علم میراث کو سیکھو عنقریب آدمی اس علم کا محتاج ہوگا جس کو وہ جانتا تھا، یا ایسی قوم میں ہوگا جو علم نہیں رکھتے۔

## قال عقبة

قال عقبة بن عامر تعلموا الفرائض قبل الظانین یعنی الذین یتکلمون باالظن.

(بخاری 2474/6 ، تغلیق التعلیق 213/5 )

ترجمہ......☆ حضرت عقبہ بن عامر فرماتے ہیں کہ علم میراث کو سیکھو گمان کرنے والوں سے پہلے یعنی جو لوگ گمان کے ساتھ باتیں کرتے ہیں۔

ان احادیث میں علم میرث کو سیکھنے اور سکھانے کا حکم دیا گیا ہے اور علم میراث کو نصف علم کہا گیا ہے اور وہ عالم جو میراث نہ جانتا ہو اس کے بارے میں فرمایا کہ وہ گویا ایسا ہے کہ اس کے پاس ٹوپی تو ہے مگر سر نہیں اور اسکے پاس سر تو ہے مگر اس میں چہرہ نہیں۔

اسی طرح فرمایا جو کسی کا حصہ نہیں دے گا اللہ قیامت کے دن جنت سے اس کا حصہ روکیں گے۔ اب علماء اور عام مسلمانوں سب کی یہ ذمہ داری بنتی ہیکہ وہ اس علم کو پھلائیں تاکہ لوگ اس حرام خوری کے گناہ عظیم سے بچ سکیں۔

## چند مسائل

میراث سے متعلق احکام وفات کے بعد کے ہیں زندگی میں اگر کوئی شخص بحالت صحت اولاد میں مال و جائیداد تقسیم کرنا چاہے تو اس کی بہتر صورت یہ ہے کہ بیٹے اور بیٹی کو مساوی طور پر حصہ دیا جائے اور اگر اولاد میں سے

کسی کو اس کے تقویٰ یا دینداری یا حاجت مندی یا والدین کی خدمت گزاری کی وجہ سے نسبتاً زیادہ حصہ دیا جائے تو کوئی حرج نہیں اور اگر اولاد بے دین فاسق وفاجر ہو اور مال دینے کی صورت میں بھی اس کی اصلاح کی امید نہ ہو تو انہیں صرف اتنا مال کہ جس سے وہ زندہ رہ سکیں دینے کے بعد بقیہ مال امور خیر میں خرچ کرنا افضل ہے (الدرمختار ۲:۵۳۶) خلاصہ یہ ہے کہ زندگی میں بحالت صحت تو اختیار ہے لیکن مورث کے مرنے کے بعد کسی وارث کو محروم نہیں کیا جاسکتا۔

## عاق کرنا

چونکہ مرنے کے بعد وارث کا استحقاق خود ثابت ہو جاتا ہے اس لئے اگر کسی مورث نے عاق نامہ بھی تحریر کر دیا کہ میں اپنے فلاں وارث سے (بیٹا ہو یا بیٹی یا کوئی اور وارث) فلاں وجہ سے ناراض ہوں وہ میرے مال اور ترکہ سے محروم رہے گا۔ میں اس کو عاق کرتا ہوں تب بھی وہ شرعاً محروم نہیں ہوگا اور اس کا حصہ مقرر اس کو ملے گا کیونکہ میراث کی تقسیم نفع پہنچانے یا خدمت گزاری کی بنیاد پر نہیں۔ لہٰذا کسی بھی وارث کو محروم کرنا حرام ہے ایسی تحریر کا شرعاً کوئی اعتبار نہیں۔ البتہ نافرمان بیٹے یا کسی دوسرے فاسق وفاجر وارث کو محروم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ یہ شخص اپنی صحت وتندرستی کے زمانہ میں کل مال ومتاع دوسرے ورثاء میں شرعی طور پر تقسیم کر کے اپنی ملکیت سے خارج کر دے تو اس وقت جب کچھ ترکہ ہی باقی نہیں رہے گا تو نہ میراث جاری ہوگی نہ کسی کو حصہ ملے گا۔

(امداد الفتاویٰ جلد 4ص 364،تنویر الحواشی فی توضیح السراجی صفحہ180مولانا سید حسن صاحب مدرس دار العلوم دیوبند)

## ترکہ کیا ہے؟

وہ تمام جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ جو میت کو ورثہ میں ملی ہو یا خود کمائی ہو بشمول تمام قابل وصولی قرضہ جات ترکہ کہلاتی ہے جو چیز میت کی ملک میں نہ ہو بلکہ قبضہ میں ہو وہ ترکہ نہیں ہے مثلاً میت کے پاس کسی نے کوئی امانت رکھی تھی تو وہ ترکہ میں شامل نہ ہوگی بلکہ جس نے رکھوائی تھی اس کو واپس کی جائے گی

## وارث کون ؟

ہر خونی رشتہ دار اور خاوند بیوی جو میت کی وفات کے وقت زندہ ہو نیز حمل کا بچہ سب وارث کہلاتے ہیں۔

## قابل تقسیم ترکہ

سب سے پہلے میت کے دفن تک ہونے والے ضروری اخراجات اس کے ترکہ سے نکالے جاسکتے ہیں مثلاً کفن ،قبر کی کھدائی کی اجرت ،اگر ضرورت پڑے تو قبر کے لئے جگہ خریدنا وغیرہ یہ سب امور تجہیز میں داخل ہیں یہ اخرجات ترکہ سے نکالے جاسکتے ہیں اس کے علاوہ غیر شرعی امور مثلاً امام کے لئے مصلیٰ خریدنا وغیرہ یہ ترکہ سے نہیں نکالے جائیں گے تجہیز کے اخراجات میں نہ تو فضول خرچی کی جائے اور نہ بخل۔ اس کے بعد باقی مال سے میت کے ذمہ واجب الاداء قرضہ جات ادا کئے جائیں گے بیوی کا مہر خاوند کے ذمہ قرض ہے اگر ابھی تک ادا نہیں کیا گیا تھا تو ترکہ سے پہلے اسے ادا کیا جائے گا۔

اس کے بعد باقی مال سے جائز وصیت ایک تہائی (1/3) تک ادا کی جائے گی۔ یہ تین کام کرنے کے بعد جو باقی بچ جائے وہ قابل تقسیم ترکہ ہے۔ اب شرعی ضابطہ کے مطابق جس وارث کا (چاہے وہ مرد ہو یا عورت) جتنا حصہ بنتا ہو اسے دے دیا جائے اور جو وارث شرعی ضابطہ کے مطابق محروم ہوتا ہے اس کو محروم کر دیا جائے۔

## رخصتی سے پہلے بھی وراثت ملے گی

اگر کسی لڑکی اور لڑکے کی آپس میں منگنی ہوئی اور نکاح بھی ہو گیا لیکن ابھی تک رخصتی نہیں ہوئی تھی کہ لڑکا (یعنی خاوند) فوت ہو گیا تو تب بھی وہ لڑکی اس لڑکے کے مال سے بطور بیوی وراثت کی حق دار ہو گی۔

## منہ بولا بیٹا یا بیٹی

کسی مرد یا عورت نے کسی لڑکے یا لڑکی کو منہ بولا بیٹا یا بیٹی بنا لیا تو وہ لڑکا یا لڑکی اس مرد یا عورت کے ترکہ سے حق وراثت نہ پائے گا۔

## نابالغ وارثوں کا حق وراثت

اگر میت کے وارثوں میں بعض نابالغ بچے ہوں اور وہ اپنے حصہ میں سے کچھ صدقہ ، خیرات یا ہدیہ کرنے کی اجازت دیں تو ان کی اجازت کا کوئی اعتبار نہیں۔ تقسیم جائیداد کے بعد صرف بالغ وارثین اپنے اپنے حصہ سے خیرات وغیرہ کر سکتے ہیں اس سے پہلے نہیں۔

## مسئلہ تخارج

اگر کوئی وارث دوسرے وارثوں کی رضا مندی سے اس شرط پر اپنا حق وراثت چھوڑ دے کہ اس کو کوئی خاص چیز وراثت میں سے دے دی جائے تو یہ شرعاً جائز ہے۔ مثلاً ایک مکان یا ایک کار لے لی اور باقی ترکہ میں سے اپنا حصہ چھوڑ دیا۔ یا خاوند نے اپنی مرنے والی بیوی کا حق مہر نہ دیا تھا تو اس نے اس کے بدلے اپنا حصہ وراثت جو بیوی کے ترکہ سے اس کو ملتا تھا چھوڑ دیا۔

## پینشن کی رقم کی تقسیم

میت کے وظیفہ یا پینشن کے بقایا جات جو اس کی موت کے بعد وصول ہوں ان کی بھی دوسرے ترکہ کی طرح تقسیم ہوگی لیکن اگر موت کے بعد پینشن جاری رہی جس کو فیملی پینشن کہتے ہیں تو سرکاری کاغذات میں جس کے نام پینشن درج ہوگی صرف وہی وصول کرنے کا حقدار ہوگا۔

## میت کی فوت شدہ نماز و روزے کا فدیہ

جس شخص کے ذمہ نماز یا روزے یا زکوۃ یا حج واجب ہو اور اس پر موت کی علامتیں ظاہر ہونے لگیں تو واجب ہے کہ وہ اپنے وارثوں کو وصیت کر جائے کہ میری طرف سے نماز، روزہ وغیرہ کا فدیہ ادا کر دیں اور زکوۃ و حج ادا کر دیں لیکن یہ وصیت جائیداد (ترکہ) کے ایک تہائی سے زیادہ وارثوں کی رضا مندی کے بغیر عمل میں نہیں لائی جاسکتی ایک نماز یا ایک روزہ کا فدیہ احتیاطاً دو کلوگرام گندم یا اس کی قیمت ہے جو روزے مرض الموت میں قضاء ہوئے ہوں ان کی قضا اور فدیہ واجب نہیں ہے۔ جو شخص نماز روزے حج وغیرہ کے ادا کرنے کی وصیت کر گیا ہو اگر اس نے مال بھی چھوڑا ہے تو اس کی وصیت (ترکہ کے ایک تہائی تک) کا پورا کرنا اس کے وارثوں پر واجب ہے اگر مال نہیں چھوڑا تو وارثوں کی مرضی پر موقوف ہے۔

## تقسیم میراث میں تاخیر نہ کیجئے ورنہ..............

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یہ حالت تھی کہ حالت مرض میں نادار و مفلس عورتوں سے نکاح صرف اس نیت سے کر لیتے تھی کہ ہمارے مرنے کے بعد میراث میں حصہ دار بن جائیں، یہ گویا مفلس خواتین سے اظہار ہمدردی اور عملی تعاون کا باوقار انداز تھا۔ آج ہماری حالت یہ ہے کہ ہم وہ ورثا جو شرعاً حصہ دار بنتے ہیں ہزار

حیلوں بہانوں سے ان کا حصہ دبانے کی فکر میں سرگرداں رہتے ہیں۔دیگر ورثاء پر داو نہ چل سکے تو بہنوں کا حصہ دبانا تو گویا اپنا حق سمجھا جاتا ہےاور معمولی نقدرقم دیکرغریب بہنوں سے اپنی مرضی کے مطابق بیان دلوائے جاتے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے دوآدمیوں سے بڑاڈرلگتا ہےایک تو قرآن کے صحیح حکم میں تاویل کرنے والا اوردوسرا وہ جو کسی حیلے یاظلم سے کسی کی زمین چھین لے۔(کتاب العلم)۔

ایک میت کی جیب میں ایک الائچی بھی موجود ہوتو کوئی وارث دوسرے وارثوں کی اجازت کے بغیر اسے استعمال نہیں کرسکتا۔(مفیدالوارثین)

عورت کوخاوند کی طرف سے جو کچھ حق مہر میں ملتا ہے وہ عورت کی ملکیت کہلاتا ہے،عورت کے مرنے کے بعد حق مہر کی ہر چیز وارثوں میں تقسیم ہوگی۔(عالمگیری)

حکیم الامت مجددالملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:جو بہن اپنے ورثے کو بھائی کے لئے معاف کردیتی ہےتو صرف زبان سے کہہ دینے سے شرعاً معاف نہیں ہوتا۔(دعوات عبدیت)

تقسیم میراث کے سلسلہ میں جو معاشرہ میں ظلم ہورہا ہےوہ تو اپنی جگہ ہے بعض صاحب جائیدادمرنے سے پہلے حالت مرض میں ایسی وصیتیں کرجاتے ہیں جو کسی طرح بھی جائزنہیں اس سلسلہ میں شریعت کا یہ اصول ذہن نشین رکھئے۔

محدث ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:بعض وصیت کرنے والے حد سے تجاوز کرتے ہیں اور کسی حقیقی وارث کومحروم کردیتے ہیں اورسمجھتے ہیں کہ یہ ہمارااپنا مال ہےجس طرح چاہیں اس میں تصرف کرسکتے ہیں اورشریعت کا یہ حکم بھول جاتے ہیں کہ بیماری کی حالت میں وارثوں کے حقوق اس مال سے وابستہ ہو جاتے ہیں(العلم والعلما)

حدیث شریف میں ہےایک آدمی ستر برس تک بدکاروں جیسے اعمال کرتا رہتا ہے جب اس کی موت کا وقت آتا ہےتو خدا کے ڈر سے ایسی وصیت کرتا ہےجس سے وارثوں کو پورا پورا حق مل جائے اس عمل کی وجہ سے وہ مرتے ہی جنت میں داخل ہوجاتا ہے۔(تفسیر ابن کثیر)

ایک حدیث میں ہے کہ ایک آدمی ساٹھ ستر برس کی عمر تک برابر نیکی کرتا رہتا ہے جب اس کی موت کا وقت آتا

ہےتو وہ اپنے اختیار سے غلط وصیت کر کے کسی وارث کونقصان پہنچا دیتا ہےاس پراس جرم کی پاداش میں جہنم کا داخلہ واجب ہو جاتا ہے۔(ابوداود)

شرعی تقسیم کے سلسلہ میں علماء دین اور مفتیان کرام سے رابطہ کیا جائے ۔لیکن چونکہ دین اسلام ہرانسان کے لئے آیا ہے،اور میراث کے مسائل سے ہرایک کوواسطہ پڑتا ہےاس لئے عوام الناس کوبھی تقسیم میراث سیکھنا چاہیے۔خصوصاًاس زمانے میں جب کہ یہ علم مٹتا جارہاہےاورعوام شرعی تقسیم سے لاپرواہی کررہے ہیں اوراس علم کوسیکھنا بالکل آسان ہو چکا ہےاورشرعی تقسیم میراث کے نت نئے طریقے ایجاد ہو چکے ہیں،جن کوایک عام شخص جوتھوڑا بہت پڑھالکھا ہوسیکھ سکتا ہے۔اس صورت حال میں مسلمانوں کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ یہ علم سیکھیں اورسکھائیں اوراس پرعمل کریں اورنصف علم کےحصول کا ثواب حاصل کریں۔

انجینئر ملک بشیراحمد بگوی صاحب جو مکان نمبر 173 گلی نمبر 15 سیکٹر E-7 اسلام آباد میں مقیم ہیں اللہ رب العزت نے ان سے اس سلسلے میں بڑا کام لیا ہےانہوں نےتقسیم میراث کے تین جدید طریقے متعارف کرائے ہیں جو بالکل آسان ہیں ایک عام شخص بھی چندروز میں سیکھ سکتا ہے،اوران سے اب تک اندرون وبیرون ملک ہزاروں افراد یہ طریقے سیکھ چکے ہیں جن میں پروفیسر،وکلاء،افسران،ڈاکٹرز،علماء،طلباء،اوردیگرعوام شامل ہیں۔ بلکہ اب انہوں نے ایک ایسا کمپیوٹر پروگرام تیارکیا ہےجس میں کمپیوٹر پربیٹھ کرورثاءاوران کےکوڈ لکھے جائیں تو کمپیوٹرخود ہر وارث کا حصہ بتادے گا۔جس میں نہ وقت صرف ہوتا ہےاورنہ دماغ۔یہ کمپیوٹر پروگرام ان سے مفت حاصل کیا جاسکتا ہے۔

مساجد و مدارس اور اسکولوں میں پڑھنے والے بچوں کے لئے ایک خاص ترتیب پر تیار کیا جانے والا ایک بہترین دینی نصاب۔ جس میں ہر سبق کے ساتھ حاضری کی سہولت، طریقہ وضو اور نماز 4 کلر تصاویر کی مدد سے سمجھایا گیا ہے، نماز، کلمے جنازہ، چالیس دعائیں، چالیس احادیث اور دیگر بنیادی اسلامی معلومات، ایک سال کے لئے نمازوں کی حاضری کا کیلنڈر۔ رنگین صفحات، دیدہ زیب ٹائٹل۔ ملک بھر کے کئی اسکولوں کے نصاب میں باقاعدہ شامل ایک بہترین کتاب۔